النور مئی ۲۰۱۴ء

ختمِ نبوت کی داعی واحد جماعت

حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) آخری نبی ہیں اور اُن کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا، نہ نیا نہ پُرانا

مدیر
شاہد عزیز
مسز سمیرا احمد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نئی اردو نشریات ۔ ہر اتوار صبح ۱۰:۰۰ بجے

سکائپ پر آئی ڈی ہے lahori-ahmadi

نشریات

www.virtualmosque.co.uk پر

جمعہ : ۱۳:۰۰ بجے

درس: بعداز جمعہ ۱۴:۰۰

ماہانہ مجلس: ۱۵:۰۰

عیدین: ۱۱:۰۰ بجے اور پنجاب ریڈیو (سکائی چینل ۰۱۳۰) پر ۱۳:۰۰ تا ۱۴:۰۰ بجے

وفات

اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا عَلَیْہِ رَاجِعُون

محترم کرنل محمود شوکت، سابق امام لَندن جماعت، ایک لمبی بیماری کے بعد اورلینڈو (یو ایس اے) وفات پا گئے ہیں۔

والدہ سید اُنیس احمد صاحب یو کے میں وفات پا گئیں ہیں۔

خدا تعالیٰ اُن کی مغفرت کرئے اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے آمین۔

نبی اور غیر نبی میں فرق

از رشحاتِ سلطان القلم حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الرحمہ

ترتیب ڈاکٹر خورشید عالم تارین

(۱)

نبوت خدا تعالیٰ کی ایک موہبت ہے کسب نہیں

☆ ''نبوت کیا ہے ؟ یہ ایک جوہر خداداد ہے اگر کسب سے ہوتا تو سب لوگ نبی ہو جاتے۔'' (ملفوظاتِ احمدیہ۔ جلد اول ۔ص ۲۵۹)

☆ ''نبوت ۔۔۔ یہ صرف موہبت ہے۔'' (اشتہار 'ایک غلطی کا ازالہ')

☆ ''بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے، مگر ان کی نبوت موسیٰؑ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔'' (حقیقۃ الوحی ۔ص ۹۷)

☆ ''حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیحؑ اور دوسرے گذشتہ نبی فی

الحقیقت اسی پاک اور مقدس جماعت میں سے ہیں جن کو خدا نے اپنے لطفِ خاص سے اپنی رسالت کے لئے چن لیا ہے ۔‘‘ (براہین احمدیہ۔حصہ سوم۔ص ۲۶۱ حاشیہ در حاشیہ)

☆’’انتہائی کوشش انسان کی تزکیہ نفس ہے۔اور اسی پر تمام سلوک ختم ہو جاتا ہے۔اور دوسرے لفظوں میں یہ ایک موت ہے جو تمام اندرونی آلائشوں کو جلا دیتی ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔تتمہ۔ص ۹۹)

﴿ کتنے افسوس کی بات ہے کہ قادیانی حضرات اپنے ہی مرشد کے مسلمہ عقیدہ کے برخلاف یہ غیر اسلامی عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبوت موہبت نہیں بلکہ ایک اکتسابی شئے ہے۔﴾ (خاکسار مرتب)

(۲)

اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے معنی

☆’’اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ

(۱) وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا

(۲) بعض احکامِ شریعتِ سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا

(۳) نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے۔ اور

(۴) براہِ راست ، بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔‘‘ (مکتوب ، مورخہ ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء)

☆’’ظاہر ہے کہ توریت کی تعلیم یہ تھی کہ دانت کے بدلے دانت اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور انجیل کی یہ تعلیم تھی کہ شریر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو۔لیکن قرآن شریف نے ان دونوں تعلیموں کو ناقص ٹھہرایا۔‘‘ (چشمہ معرفت۔ص ۲۵۵،۲۵۶)

☆’’اگر وہی مسیح رسول اللہ صاحبِ کتاب آ جائیں گے جن پر جبرائیل نازل ہوا کرتا تھا، تو وہ شریعت محمدیہ کے قوانین دریافت کرنے کے لئے ہرگز کسی کی شاگردی اختیار نہیں کریں گے۔ بلکہ سنت اللہ کے موافق جبرائیل کی معرفت وحی الٰہی ان پر نازل ہوگی۔ اور شریعت محمدیہ کے تمام قوانین اور احکام نئے سرے سے اور نئے لباس اور نئے پیرایہ اور نئی زبان میں ان پر نازل ہو جائیں گے اور اس تازہ کتاب کے مقابل پر جو آسمان سے نازل ہوئی ہے قرآن کریم منسوخ ہو جائے گا۔لیکن خدائے تعالیٰ ایسی ذلت اور رسوائی اس امت کے لئے اور ایسی ہتک اور کسرِ شان اپنے نبی مقبول خاتم الانبیا ﷺ کے لئے ہرگز روا نہیں رکھے گا۔۔۔ وہ وعدہ کر چکا

ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔‘‘ (ازالہ اوہام۔ص ۵۸۶)

(۳)

نبی کی وحی کتاب اللہ کہلاتی ہے جس کو نبی اپنی امت کو پڑھ کر سناتا ہے۔

☆’’(پس) جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا، اس دعویٰ میں ضرور ہے کہ وہ

(۱) خدا کی ہستی کا اقرار کرے۔اور نیز یہ بھی کہے کہ

(۲) خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر وحی (یعنی وحی نبوت۔ناقل) نازل ہوتی ہے۔اور نیز

(۳) خلق اللہ کو وہ کلام سنادے ، جو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔اور

(۴) ایک امت بنادے جو اس کو نبی سمجھتی ہو ۔ اور

(۵) اس کی کتاب (یعنی وحی ۔ناقل) کو کتاب

اللہ جانتی ہو۔'' (اخبار الحکم ۔۱۰ جون ۱۹۰۳ء)

(۴)
نبی صرف اپنی وحی (کتاب) کا پیرو ہوتا ہے

☆''تمام انبیاء ۔۔۔ان ہدایتوں کے پیرو تھے جو اُن پر نازل ہوتی تھیں ۔اور براہ راست خدا نے ان پر تجلّی فرمائی تھی ۔۔۔ان کو خدا تعالیٰ نے الگ کتابیں دی تھیں ۔اور انکو ہدایت تھی کہ ان کتابوں پر عمل کریں اور عمل کراویں ۔ جیسا کہ قرآن شریف اس پر گواہ ہے۔'' (براہین احمدیہ، حصہ پنجم ۔ص ۱۹۲)

☆''پھر انجیل میں مسیحؑ نے کہا ہے کہ ''میری انجیل'' ۔اب اس لفظ پر غور کرنے سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصل مسودہ انجیل کا کوئی مسیحؑ نے بھی لکھا ہو۔ اور یہ تو نبی کا فرض ہوتا ہے کہ وہ خدا کی وحی کو محفوظ کرے اور اسکی حفاظت کا کام دوسروں پر نہ ڈالے ۔کہ وہ جو چاہیں سو لکھ دیں۔'' (ملفوظاتِ احمدیہ۔ جلد ۳ ۔ص ۱۴۱)

(۵)
نبی کے آجانے سے دین بدل جاتا ہے، قبلہ بدل جاتا ہے کلمہ بدل جاتا ہے اور بعض احکام منسوخ ہوجاتے ہیں۔

☆''ماسوا اس کے جو شخص ایک نبی متبوع علیہ السلام کا تبع ہے اور اسکے فرمودہ پر اور کتاب پر ایمان لاتا ہے۔اس کی آزمائش انبیاء کی آزمائش کرنا ایک قسم کی ناسمجھی ہے ۔کیونکہ انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ

(۱) ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں ۔اور

(۲) ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کروادیں۔ اور

(۳) بعض احکام کو منسوخ کریں۔''
(اخبار الحکم ۔۱۰ جون ۱۹۰۳ء)

☆''جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے ۔۔۔ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا۔اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کردے گا۔'' (انجام آتھم ۔ص ۲۸ حاشیہ)

(۶)
نبی احکام وعقائدِ دین جبرئیل کے ذریعہ حاصل کرتا ہے

☆''حسبِ تصریح قرآن کریم رسول اس کو کہتے ہیں جس نے احکام اور عقائدِ دین جبرئیل کے ذریعہ حاصل کئے ہوں ۔لیکن وحی نبوت پر تیرہ سو برس سے مہر لگ چکی ہے ۔کیا یہ مہر اُس وقت ٹوٹ جائے گی؟'' (ازالہ اوہام ۔ص ۵۳۴)

☆''قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا ۔خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علمِ دین بتوسط جبرئیل ملتا ہے ۔اور بابِ نزولِ جبرئیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے ۔اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔'' (ازلہ اوہام ۔ص ۷۶۱)

☆''جس طرح یہ بات ممکن نہیں کہ آفتاب نکلے اور اس کے ساتھ روشنی نہ ہو۔اسی طرح ممکن نہیں کہ دنیا میں ایک رسول اصلاح خلق کے لئے آئے اور اس کے ساتھ وحی الٰہی اور جبرئیل نہ ہو۔ (ازلہ اوہام ۔ص ۵۷۸)

☆''رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ جبرئیل حاصل کرے ۔اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔'' (ازلہ اوہام ۔ص ۶۱۴)

☆''ظاہر ہے کہ اگر چہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف ایک ہی فقرہ حضرت جبرئیل لاویں اور پھر چپ ہوجائیں ۔ یہ امر بھی ختم نبوت کا منافی ہے ۔کیوں کہ جب ختمیت کی مہر ہی ٹوٹ گئی اور وحی رسالت پھر سے نازل ہونی شروع ہوگئی تو پھر تھوڑا یا بہت نازل ہونا برابر ہے ۔ ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرئیل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا

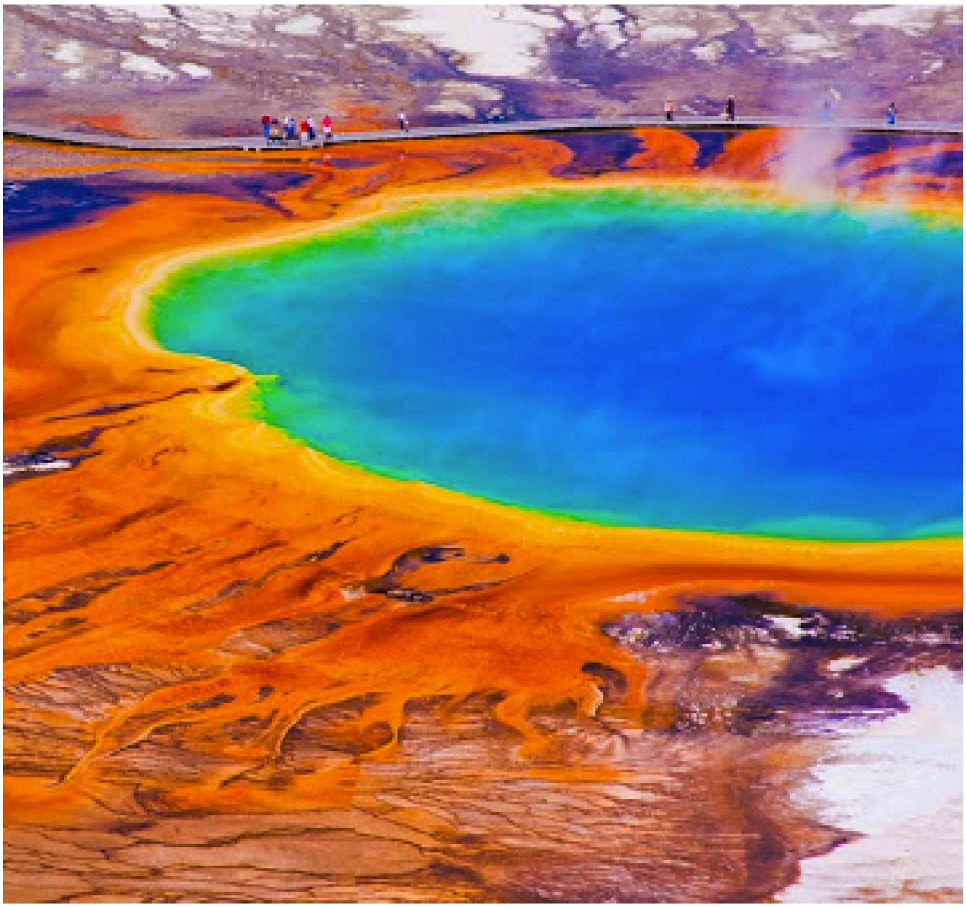

ہے۔'' (ازالہ اوہام۔ص ۵۷۷)

☆''یہ کیونکر جائز ہوسکتا ہے کہ باوجودیکہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں پھر کسی وقت دوسرا نبی آجائے اور وحی نبوت شروع ہو جائے ؟'' (ایام الصلح۔ص ۴۷)

(۷)

نبی دو ہی باتیں لیکر آتا ہے : کتاب اور سنت

☆''ہاں یہ بھی سچ ہے کہ آپؐ نے اپنی سنت کو بھی قرآن شریف کے ساتھ رکھا ہے۔اور اصل بھی یہی ہے کہ نبی دو ہی باتیں لے کر آتے ہیں

(۱) کتاب اور (۲) سنت

حدیث ان دونوں سے الگ شئے ہے۔اور یہ دونوں حدیث کی محتاج نہیں۔ہاں یہ ہم مانتے ہیں کہ ادنیٰ درجہ کی حدیث پر بھی عمل کر لینا چاہئے۔خواہ محدثین کے نزدیک موضوع ہی ہو۔مگر قرآن اور سنت کے خلاف نہ ہو۔ہم تو یہاں تک حدیث کی عزت کرتے ہیں۔لیکن قرآن پر حکم نہیں بنا سکتے۔آپؐ نے نہیں فرمایا کہ میں حدیث چھوڑتا ہوں۔بلکہ یہ فرمایا کہ تم میں کتاب اللہ چھوڑتا ہوں۔'' (اخبار الحکم ۔ ۲۱ فروری ۱۹۰۳ء)

☆''درحقیقت یہی ایک بھاری غلطی ہے جس نے اس زمانہ کے نیچریوں کو صداقتِ اسلام سے بہت دور ڈال دیا۔وہ خیال کرتے ہیں کہ گویا اسلام کی وہ تمام سنن اور رسوم اور عبادات اور سوانح اور تواریخ جن پر حدیثوں کا حوالہ دیا جاتا ہے ۔ وہ صرف چند حدیثوں کی بناء پر ہی قائم ہیں۔حالانکہ یہ انکی فاش غلطی ہے۔بلکہ جس تعامل کے سلسلہ کو ہمارے نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا تھا وہ ایسا کروڑہا انسانوں میں پھیل گیا تھا۔کہ اگر محدثین کا دنیا میں نام ونشان بھی نہ ہوتا تب بھی اسکو کچھ نقصان نہ تھا۔۔۔سوال تو یہ ہے کہ وہ کونسی حدیث ہے کہ جو ان کے لکھنے سے پہلے اس پر عمل نہ تھا اور دنیا اس مضمون سے غافل تھی۔۔۔۔یہ بات ہرگز صحیح نہیں ہے کہ دنیا نے دین کے صدہا ضروری مسائل یہاں تک کہ صوم وصلوٰۃ بھی صرف امام بخاریؒ اور مسلمؒ وغیرہ کی احادیث سے سیکھے ہیں۔کیا سوڈیڑھ سو برس تک لوگ بے دین ہی چلے آتے تھے ؟ کیا وہ لوگ نماز نہیں پڑھتے تھے؟ زکوٰۃ نہیں دیتے تھے ؟ حج نہیں کرتے تھے؟ اور ان تمام اسلامی عقائد کے امور سے جو حدیثوں میں لکھے ہیں بے خبر تھے ؟ حاشا کلا ہرگز نہیں۔'' (شہادتِ القرآن۔ص ۶ تا ۷)

(۸)

نبی کا ماننا جزو ایمان ہے۔اسی لئے ہر نبی نے اپنا کلمہ پڑھوایا۔

☆اگر خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ تمام نبی یہی سکھلاتے آئے ہیں کہ

(۱) خدا تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک مانو ۔ اور ساتھ ہی

(۲) ہماری رسالت پر ایمان لاؤ

اسی وجہ سے اسلامی تعلیم کا خلاصہ ان دو فقروں میں تمام امت کو سکھلایا گیا ہے۔لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔'' (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۱۱)

☆''وہ امر جس کا نام توحید ہے ۔اور جو مدارِ نجات ہے ۔اور جو شیطانی توحید سے ایک علیحدہ امر ہے۔وہ بجز اس کے کہ وقت کے نبی یعنی آنحضرت ﷺ پر ایمان لایا جائے اور انکی اطاعت کیجائے میسر نہیں آ سکتا ۔اور صرف توحید خشک بجز اطاعتِ رسول کے کچھ چیز نہیں ۔بلکہ اس مردہ کی طرح ہے جس میں روح نہیں ۔۔۔اس حقیقت کو سمجھانے کے لئے ہم آیات ذیل پیش کرتے ہیں :۔قولہ تعالیٰ (۵۴:۲۴) ترجمہ۔کہہ خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔(۶۴:۴) ۔۔۔بمنشا اس آیت کے نبی واجب الاطاعت ہے ۔پس جو شخص نبی کی اطاعت سے باہر ہو۔ وہ کیوں کر نجات پا سکتا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی ۔ ص ۱۲۴)

''یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ کا انکار کرنے والے کو کافر کہنا صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں ۔لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدَّث ہیں ،گو وہ کیسے ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں ،اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا ۔''(تریاق القلوب۔ص ۱۳۰ حاشیہ۔۱۹۰۲ء)

(۹)
نبی مطاع اور امام ہوتا ہے مطیع، تابع یا محکوم نہیں ہوتا

☆''صاحبِ نبوتِ تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا ۔اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے وہ کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جائے ،نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے رو سے بکلی ممتنع ہے ۔اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ (سورہ النساء ۴:۶۴)۔یعنی

(۱) ہر رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

(۲) اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔'' (ازالہ اوہام ۔ص ۵۶۹)

☆''کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا ۔بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوتی ہے ۔''(ازالہ اوہام ۔۵۷۶)

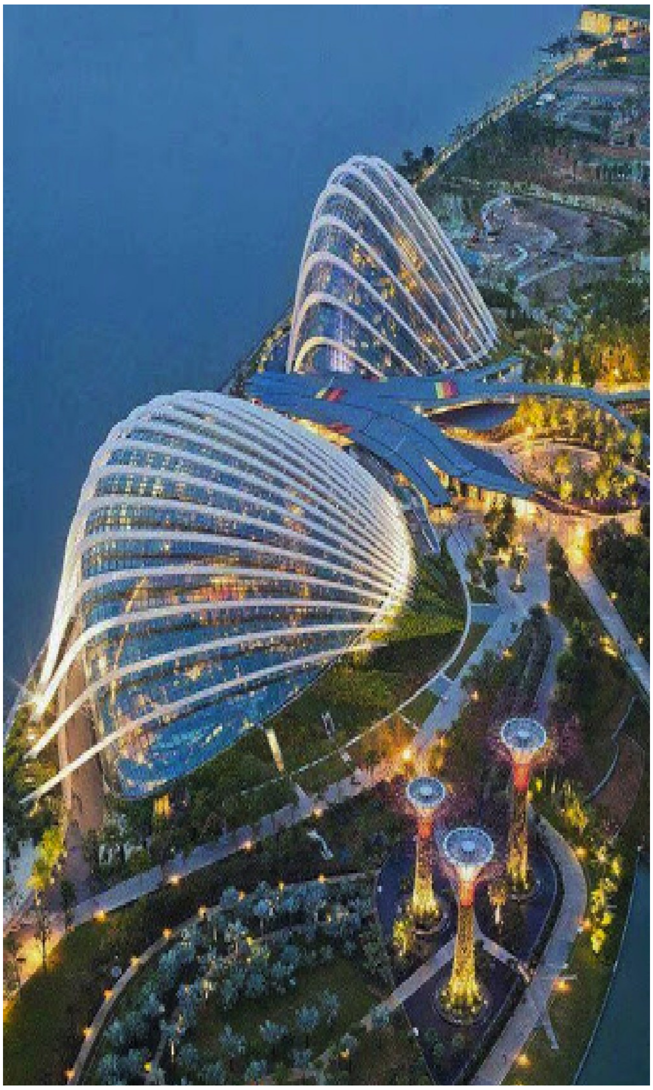

☆''جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر ڈالے گا ،وہ بہ بداہت سمجھ لے گا کہ حضرت عیسیٰؑ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں کہ جو

(۱) بغیر اتباعِ آنحضرت ﷺ اور

(۲) بغیر اتباعِ قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو۔اور پھر

(۳) آنحضرت ﷺ کی پیروی اور

(۴) قرآن شریف کی پیروی سے

اسکو ایمان اور کمال نصیب ہو ۔اور ظاہر ہے کہ ایسا خیال حضرت عیسیٰؑ کی نسبت کرنا کفر ہے ۔کیونکہ گو وہ اپنے درجہ میں آنحضرت ﷺ سے کیسے ہی کم ہوں ،مگر نہیں کہہ سکتے کہ جب تک دوبارہ دُنیا میں آکر آنحضرت ﷺ کی امت میں داخل نہ ہوں ، تب تک وہ نعوذ باللہ گمراہ اور بے دین ہیں یا وہ ناقص ہیں۔اور انکی معرفت ناتمام ہے ۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ۔ص ۱۹۲،۱۹۳۔۱۹۰۸ء)

☆''وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ دنیا میں واپس لاتے ہیں انکا یہ عقیدہ ہے کہ وہ بدستور اپنی نبوت کے ساتھ دنیا میں آئیں گے ۔اور برابر پینتالیس برس تک ان پر جبرائیل

علیہ السلام وحی نبوت لے کر نازل ہوتا رہے گا۔۔۔۔تو کیا ایسے عقیدہ سے دینِ اسلام باقی رہ جائے گا۔اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت اور قرآن کی ختم وحی پر کوئی داغ نہیں لگے گا؟ " (تحفہ گولڑویہ۔ص۸۳و۸۴)

☆"لیکن مسیح ابن مریم جس پر انجیل نازل ہوئی، جس کے ساتھ جبرائیل علیہ السلام کا بھی نازل ہونا ایک لازمی امر سمجھا گیا ہے۔کسی طرح امتی نہیں بن سکتا۔کیوں کہ اس پر اُس وحی کا اتباع فرض ہوگا جو وقتاً فوقتاً اس پر نازل ہوگی۔جیسا کہ رسولوں کی شان کے لائق ہے۔اور جبکہ وہ اپنی ہی وحی کا متبع ہوا۔اور جونئی کتاب اس پر نازل ہوگی اسی کی اس نے پیروی کی، تو پھر وہ امتی کیونکر کہلائے گا؟ اور اگر یہ کہو کہ جو احکام اس پر نازل ہوں گے۔وہ احکام قرانیہ کے مخالف نہیں ہونگے، تو میں کہتا ہوں کہ محض اس توارد کی وجہ سے وہ امتی نہیں ٹھہر سکتا، صاف ظاہر ہے کہ بہت سا حصہ تورات کا قرآن کریم سے بکلی مطابق ہے۔تو کیا نعوذ باللہ اس توارد کیوجہ سے ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ حضرت موسیٰؑ کی امت میں شمار کئے جائیں گے؟ توارد اور چیز ہے اور محکوم بن کرتا بعدار ہوجانا اور چیز ہے۔ ہم ابھی لکھ چکے ہیں کہ خدائے تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہوکر نہیں آتا۔ بلکہ وہ مطاع ہوتا ہے۔ اور صرف اپنی اُس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اُس پر بذریعہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوتی ہے۔" (ازالہ اوہام۔۵۷۶)

(۱۰)
نبی معصوم ہوتا ہے

☆"لہٰذا خدا تعالیٰ کی پاکی بھی انسان کے پاک بنانے کے لئے ہے۔جس طرح دریا میں بار بار غسل کرنے سے کسی کے بدن پر میل نہیں رہ سکتی۔اسی طرح جو لوگ خدا تعالیٰ کے ہی ہو جاتے ہیں۔اور اسکے سچے فرمانبردار بنکر دریائے رحمت الٰہی میں داخل ہوتے ہیں۔ بلاشبہ وہ بھی پاک ہو جاتے ہیں۔مگر ایک اور قوم بھی ہے جو مچھلیوں کی طرح اس دریا میں ہی پیدا ہوتی ہے۔اور اس دریا میں ہی ہمیشہ رہتی ہے۔اور ایک دم بھی اس دریا کے بغیر جی نہیں سکتی۔ وہ وہی لوگ ہیں جو پیدائشی پاک ہیں۔اور انکی فطرت میں عصمت ہے۔ انہیں کا نام نبی اور رسول اور پیغمبر ہے۔" (ست بچن۔ص۸۶)

☆"لیکن افسوس کہ بٹالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ نہ مجھے اور نہ کسی اور انسان کو بعد انبیاء علیھم السلام کے معصوم ہونے کا دعویٰ ہے۔" (کرامات الصادقین۔ص۵)

(۱۱)
نبی اس لئے بھیجا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں اپنے مثیل قائم کرے

☆"اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ۔اس جگہ تمام مفسر قائل ہیں کہ صراط الذین انعمت علیھم کی ہدایت سے غرض تشبہ بالانبیاء ہے۔ جو اصل حقیقتِ اتباع ہے۔ اور صوفیوں کا مذہب ہے کہ جب تک انسان ایمان اور اعمال اور اخلاق میں انبیاء علیھم السلام سے ایسی مشابہت پیدا نہ کرے کہ خود وہی ہو جائے تب تک اُسکا ایمان کامل نہیں ہوتا۔ اور نہ مرد صالح ہوسکتا ہے۔۔۔۔ خدا نے انبیاء علیھم السلام کو اسی لئے دنیا میں بھیجا ہے کہ تا دنیا میں ان کے مثیل قائم کرے۔ اگر یہ بات نہیں تو پھر نبوت لغو ٹھہرتی ہے۔ نبی اسلئے نہیں آتے کہ انکی پرستش کی جائے بلکہ اس لئے آتے ہیں کہ لوگ ان کے نمونہ پر چلیں اور ان سے تشبہ حاصل کریں۔ اور ان میں فناء ہوکر گویا وہی بن جائیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (آل عمران۳:۳۲)

(ترجمہ۔انکو کہہ دو کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کروتا خدا تعالیٰ بھی تم سے محبت رکھے اور تمہیں اپنا محبوب

بنالیوے)۔پس خدا جس سے محبت کرے گا کونسی نعمت ہے جو اس سے اٹھا رکھے گا۔اور اتباع سے مراد بھی مرتبہ فناء ہے۔جو مثیل کے درجہ تک پہنچاتا ہے۔اور یہ مسئلہ سب کا مانا ہوا ہے اور اس سے کوئی انکار نہیں کرے گا مگر وہی جو جاہل سفیہ یا ملحد بے دین ہوگا۔''(ایام الصلح۔ص ۱۶۴)

☆''یہی معنی اس حدیث کے ہیں علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ۔یعنی میری امت کے علماء مثیل انبیاء ہیں۔دیکھو آنحضرت ﷺ نے علماء کو مثیل انبیاء قرار دیا اور ایک حدیث میں ہے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔اور ایک حدیث میں ہے کہ ہمیشہ میری امت میں سے چالیس آدمی ابراہیمؑ کے قلب پر ہونگے۔اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے انکو مثیل ابراہیمؑ قرار دیا۔''(ایضاً۔ص ۱۶۳)

''قرآن شریف صاف یہی ہدایت فرماتا ہے۔اور ہمیں سورہ فاتحہ ام الکتاب میں مثیل بن جانے کی امید دیتا ہے ۔۔۔۔ذرا سوچ کر بتلاویں کہ اگر اس آیت کریمہ کے یہ معنی نہیں ہیں جو میں نے بیان کئے ہیں تو اور کیا معنی ہیں؟ اور اگر یہ معنی صحیح نہیں تو پھر اللہ جلشانہٗ کیوں فرماتا ہے۔ (آل عمران ۳:۳۲)
(ترجمہ۔انکو کہہ دو کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا تعالیٰ بھی تم سے محبت رکھے اور تمہیں اپنا محبوب بنالیوے)۔اب سوچنا چاہئے کہ جس وقت انسان ایک محبوب کی پیروی سے خود بھی محبوب بن گیا۔تو کیا اُس محبوبؐ کا مثیل ہی ہوگیا یا ابھی غیر مثیل رہا ؟۔۔۔۔آج تک جس قدر اکابر متصوفین گذرے ہیں ان میں سے ایک کو بھی اس میں اختلاف نہیں کہ اس دینِ متین میں مثیل الانبیاء بننے کی راہ کھلی ہوئی ہے۔جیسا کہ آنحضرت ﷺ روحانی اور ربانی علماء کے لئے خوشخبری فرما گئے ہیں کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ کے کلمات طیبہ مندرجہ ذیل جو تذکرۃ الاولیاء میں حضرت فریدالدین عطار صاحب نے بھی لکھے ہیں ۔اور دوسری معتبر کتابوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔اسی بناء پر ہیں۔جیسا کہ فرماتے ہیں کہ میں ہی آدم ہوں، میں ہی شیث ہوں، میں ہی نوح ہوں، میں ہی ابراہیم ہوں، میں ہی موسیٰ ہوں، میں ہی عیسیٰ ہوں میں ہی محمد ہوں ﷺ و علی اخوانہ اجمعین ۔۔۔۔انہی کلمات کی وجہ سے حضرت بایزید بسطامیؒ ستر مرتبہ کافر ٹھہرا کر بُسطام سے، جو اُنکے رہنے کی جگہ تھی، شہر بدر کئے گئے۔'' (ازالہ اوہام۔ص ۲۵۶ تا ۲۵۹)

☆''اور چونکہ بحکم علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ۔ابن مریم کے نام پر کوئی آنا چاہئے تھا۔اور آنا بھی وہ چاہئے تھا جو درحقیقت امتی ہو نہ کہ حقیقی طور پر نبی ۔لہٰذا یہ ضروری تھا کہ ابن مریم کی جگہ کوئی ایسا امتی ظاہر ہو جو خدا تعالیٰ کے نزدیک ابن مریم کے رنگ میں ہے۔سو خدا تعالیٰ نے مسیح ابن مریم کا مثیل عین وقت پر بھیج کر اسی مثیل کی معرفت مسیح ابن مریم کا فی الواقعہ فوت ہونا ظاہر کردیا۔'' (ازالہ اوہام۔ص ۳۸۶)

''علاوہ اسکے کَمَااسْتَخْلَفَ الَّذِیْن (۲۴ : ۵۵) میں جو استخلاف کا (خلیفہ بنانے کا)وعدہ ہے ۔یہ اسی امر پر صاف دلیل ہے کہ کوئی پُرانا نبی اخیر تک نہ آوے ۔ورنہ کَمَا (جس طرح) باطل ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے کَمَا کے نیچے تو مثیل کو رکھا ہے ۔عین کو نہیں رکھا۔پھر یہ کس قدر غلطی اور جُرات ہے کہ خدا تعالےٰ کے منشاء کے خلاف ایک بات اپنی طرف سے پیدا کرلی جائے۔اور ایک نیا عقیدہ بنالیا جائے۔اور پھر کما میں مدت کی بھی تعیین ہے کیونکہ مسیحؑ موسیٰؑ کے بعد چودھویں صدی میں آیا تھا۔اسلئے ضروری تھا کہ آنے والا محمدیؐ مسیح بھی چودھویں صدی میں آئے ۔'' (ملفوظات جلد ۴۔ص ۶۱)

جماعت قادیان کو اتحاد کی دعوت

شاہد عزیز

پچھلی ایک صدی سے جماعت قادیان اور جماعت احمدیہ لاہور کی ایک بحث جاری ہے۔ یہ بحث حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے مقام سے متعلق ہے۔جماعت قادیان کہتی ہے کہ وہ نبی تھے اور جماعت لاہور کہتی ہے کہ وہ مجدد تھے۔ویسے تو کئی موقعوں پر وہ اپنے عقائد تبدیل کرتے رہے ہیں لیکن حال ہی میں انگلستان کے اخباروں میں اِس جماعت نے ایک عجیب اشتہار جاری کیا ہے۔ پورے صفحے کا یہ اشتہار شروع ہی میں حضرت مسیح موعود کو ریفارمر یعنی مجدد کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ اِس اشہار میں کہیں بھی یہ ذکر نہیں کہ حضرت صاحب نبی یا رسول تھے۔

جماعت قادیان کے بانی نے اِس موضوع پر کئی کتابیں لکھیں کہ حضرت صاحب نبی تھے۔اُنہوں نے یہاں تک لکھا کہ اگر حضرت مرزا غلام احمد صاحب نبی نہیں تو پھر حضرت عیسیٰ و موسیٰ بھی

نبی نہیں۔ اگر حضرت عیسیٰ اور موسیٰ نبی ہیں تو پھر حضرت مسیح موعود بھی نبی ہیں۔ اگر حضرت مرزا غلام احمد نبی نہیں تو آج تک دُنیا میں کوئی نبی آیا ہی نہیں۔ ذرا غور کریں۔ اس میں حضرت نبی کریم ﷺ بھی شامل ہیں۔

جناب مرزا مسرور احمد صاحب تو مُلہم مِن اللہ ہونے کے دعویدار ہیں۔ خدا اُن سے کلام کرتا ہے۔ تو درخواست کہ اگر محترم مرزا مسرور احمد صاحب کو علم نہیں تو وہ خدا سے دُعا کر کے ہدایت پا کر ہمیں بتائیں کہ کیا معاملہ ہے! اللہ اللہ خدا تعالیٰ جماعت قادیان کے ہاتھوں خود اُن سے حضرت مولانا محمد علی کی صداقت پر مہریں لگواتا چلا جا رہا ہے۔

جماعت احمدیہ لاہور نے کئی تقریروں میں درخواست کی کہ جماعت قادیان کھُل کر اعلان کر دے کہ حضرت مسیح موعود کا دعوی صرف مجددیت کا تھا اس سے بڑھ کر کچھ نہیں اور کہ ہر کلمہ گو مسلمان ہے۔ اپنی پرانی تحریروں کو منسوخ قرار دے دیں۔ یہ اتنا مشکل کام نہیں اگر ۱۹۰۱ء سے قبل حضرت مسیح موعود کے انکار نبوت کے حوالے منسوخ ہو سکتے ہیں تو پھر میاں محمود احمد صاحب کے حوالے کیوں نہیں۔ اپنے عقائد تو آپ نے چھوڑ ہی دیئے ہیں۔ اب آؤ جھگڑا ختم کر کے ہمارے امیر کے ہاتھ پر بیعت کرلو۔

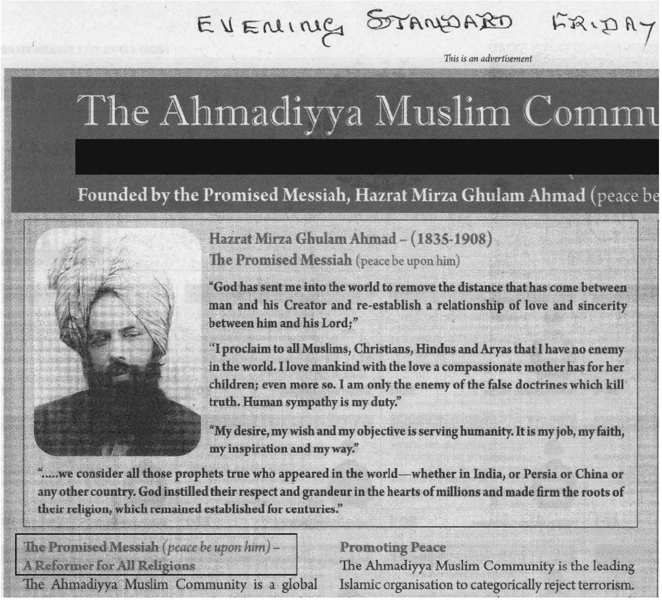
EVENING STANDARD FRIDAY

This is an advertisement

The Ahmadiyya Muslim Commu

[redacted]

Founded by the Promised Messiah, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (peace be

Hazrat Mirza Ghulam Ahmad – (1835-1908)
The Promised Messiah (peace be upon him)

"God has sent me into the world to remove the distance that has come between man and his Creator and re-establish a relationship of love and sincerity between him and his Lord;"

"I proclaim to all Muslims, Christians, Hindus and Aryas that I have no enemy in the world. I love mankind with the love a compassionate mother has for her children; even more so. I am only the enemy of the false doctrines which kill truth. Human sympathy is my duty."

"My desire, my wish and my objective is serving humanity. It is my job, my faith, my inspiration and my way."

".....we consider all those prophets true who appeared in the world—whether in India, or Persia or China or any other country. God instilled their respect and grandeur in the hearts of millions and made firm the roots of their religion, which remained established for centuries."

The Promised Messiah (*peace be upon him*) – A Reformer for All Religions

The Ahmadiyya Muslim Community is a global

Promoting Peace

The Ahmadiyya Muslim Community is the leading Islamic organisation to categorically reject terrorism.

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (لاہور) یو کے

15 Stanley Ave,Wembley, UK HA0 4JQ

www.virtualmosque.co.uk

ای میل: aaiiLahore@gmail.com

جماعت احمدیہ لاہور کے عقائد

۱۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے۔ بالفاظ بانی سلسلہ احمدیہ:۔ ’’اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا‘‘، ’’جو شخص ختم نبوت کا منکر ہوا اُسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔‘‘، ’’میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔‘‘

۳۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری اور کامل کتاب ہے جس کا کوئی حکم منسوخ نہیں نہ قیامت تک منسوخ ہوگا۔

۴۔ آنحضرت ﷺ کے بعد مجدد ین آئیں گے۔ اس امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو نبی نہ ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ ان سے کلام کرے گا۔ رجال یکلمون من غیر ان یکونوا الانبیاء۔

۵۔ ہم تمام صحابہ کرام اور تمام آئمہ دین کی عزت کرتے ہیں خواہ وہ اہل سنت کے مسلمہ بزرگ ہوں یا اہل تشیع کے اور کسی صحابی یا امام، محدث یا مجدد کی تحقیر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

۶۔ ہر اس شخص کو جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رسولُ اللّٰهُ کا اقرار کرتا ہے اصولاً مسلمان ہے۔ خواہ اُس کا تعلق کسی بھی فرقہ سے ہو۔

۷۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی مجدد و مسیح موعود و مہدی کا تھا نبی کا ہرگز نہیں۔ ان کے اپنے الفاظ: ’’اور ان لوگوں نے مجھ پر افترا کیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی ہونے کا دعوی کرتا ہے۔‘‘

اِن عقائد رکھنے والی جماعت کو کافر کہنا ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟